

ڈاکٹر شگفتہ فردوس، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹر سٹوڈنٹ افیئرز، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

ڈاکٹر محمد افضل بٹ، صدر شعبہ اردو / انچارج ڈین سوشل سائنسز، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

Dr. Shagufta Firdous, Assistant Professor /Director Student Affairs
GC Women University, Sialkot.

Dr. Muhammad Afzal Butt, HOD Department of Urdu,
Incharge, Dean of Social Science, GC Women University, Sialkot

نعت کے فکری و فنی لوازم

INTELLECTUAL AND TECHNICAL ESSENTIALS OF NAAT

Abstract:

Naat is a poetic form of expressing the love of the Prophet (PBUH). The aspect of manners and respect is very prominent in it. With the passage of time, changes are being taking place in its main thematic circle. As like formal and real poetry, where personal, universal, and romantic subjects are being described, now Naat is also being used to describe the contemporary problems, and the changes of various themes have also been highlighted in it. Thus poetry has a new perspective in this emerging era. In this article, the reasons of these changes and essentials of Naat are being reviewed.

Key Words: Prophet (PBUH), Poetic expression, formal poetry, contemporary problems, new perspectives.

انسان کو منطق سے نوازا گیا تو اُس نے اپنے جذبات و احساسات کے بیان کے لیے لفظوں کا سہارا لیا۔ یوں تاریخ ادبیات عالم میں زبان سے اظہار کی دو صورتیں نظم اور نثر سامنے آئیں۔ نغمگی و آہنگ اور ایجاز و اختصار کی وجہ سے نظم کے پیرائے کو ہمیشہ فوقیت حاصل رہی اللہ تعالیٰ نے کائنات کو تخلیق کیا اور وجہ وجود کائنات ایک ایسی ہستی کو بنایا جس پر خود اللہ اور اُس کے فرشتوں نے درود و سلام بھیجا، یہی وہ عظیم ہستی تھی جو نور اولیٰ کی صورت میں ہمارے سامنے اپنے تمام تر بہترین بشری اوصاف کے ساتھ اس طرح جلوہ گر ہوئی کہ انسان کامل کہلائی، اُن ہی کے خُلق کو احسن قرار دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کے لیے اُن کی اطاعت لازم قرار دی، کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہی کی ذاتِ مبارکہ وہ ہستی ہے جس سے اپنے والدین سے بڑھ کر محبت کو ایمان کی تکمیل کا ذریعہ کہا گیا۔ رسول اکرم ﷺ سے محبت و ارادت کے اظہار کو شعری پیکر میں بیان کرنے کو نعت کہا گیا، اردو شاعری میں نعت نگاری کو ایک اہم صنف کا درجہ حاصل ہے اس میں مذہبی جذبات و احساسات کے ساتھ ساتھ محبت و عقیدت کا

ایسا انمول احساس وابستہ ہے جو تمام مسلمانوں کے لیے اُن کے ایمان کی ایک صورت ہے۔ اس صنف میں طبع آزمائی آسان کام نہیں کیوں کہ نعت گوئی میں ادب اور تعظیم کے پہلو خاص اہمیت کے حامل ہیں جن سے سر مو انحراف کی گنجائش نہیں۔ نعت میں نبی اکرم ﷺ کی درخشندہ صفاتِ کریمانہ اور اُن کی تجلیات و تعلیمات کو شعری پیرائے میں بیان کیا جانے لگا اور نبی اکرم ﷺ کی تعریف میں لکھی جانے والی شاعری نعت کہلائی۔ اور اسے لکھنا ہر شاعر کے لیے ایک اعزاز ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسلم شعرا نے بلکہ غیر مسلم شعرا نے بھی نبی کریم ﷺ کو خراج تحسین پیش کیا اور نعتیں لکھیں، بعض شعرا نے اسے اپنے لیے باعثِ اعزاز سمجھتے ہوئے صرف اسی ایک صنف کو اپنے لیے خاص بنایا۔ محسن کا کوروی نے تمنا ظاہر کی کہ اُن کا ہر شعر خواہ کسی صنف میں لکھا جائے نعت سے خالی نہ ہو اور روزِ محشر جب لوگوں کے نامہ اعمال اُن کے ہاتھوں میں ہوں تب یہی نعتیہ قصیدہ و غزل ان کی شفاعت کا باعث بنیں۔ اور کہیں شعرا نے کہا کہ مدحت رسول کے مکمل بیان کی تاب اُن کے قلم میں نہیں:

یہ تاب کسے ہے کہ لکھے اُس کا قصیدہ

وہ ذات کہ یکتا ہے دو عالم میں گزیدہ^(۱)

نعت کا آغاز عربی میں ہوا ہے جب صحابہ نے حضرت محمد مصطفیٰ کی تعریف میں شاعری کی۔ اس لیے اس کے اولین نقوش بھی اسی زبان میں ملتے ہیں۔ نعت کے لغوی معنی کسی کی تعریف و توصف یا مدح و ثنائیاں کرنا ہیں۔ فارسی زبان میں نعت کا لفظ نبی کریم ﷺ کی خاص تعریف اور ثنائی کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اسی طرح اردو کی مختلف لغات میں بھی "نعت: نبی اکرم ﷺ کی تعریف اور اوصاف حمیدہ کو بیان کرنے والی شاعری کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اور کسی دوسری شخصیت کے لیے اس کا استعمال ممکن نہیں۔ گزرتے وقت کے ساتھ نعت سرور کو نین ﷺ کی مدح کے ساتھ کثیر الجہات موضوعات کا مرکز بنتی جا رہی ہے اور اس کی فکری و فنی زمینوں میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود نعت کا اصل مرکز و محور پیغمبر اسلام کی تعریف اور اُن کے اوصاف کا بیان ہی ہے، اس صنفِ سخن کی تعریف مختلف محققین نے کی اور نعت کے بنیادی لوازم کو متعین کیا ہے جن میں سب سے پہلے اس میں ہ وصف ہونا لازم ہے کہ وہ حب رسول ﷺ اور قربت رسول ﷺ کا ذریعہ ہو، دوم اس میں ظاہر داری سے زیادہ باطنی جذبہ کار فرما ہو اور یہ محض رسم نبھانے کی خاطر نہ لکھی جائے بلکہ اس میں رسول سے محبت کا جذبہ موجزن ہونا ضروری ہے، اسی سے لفظوں میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور جذبہ ایمانی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ممتاز حسین نے نعت کے ان لوازم کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

"جس کا تاثر ہمیں حضور نبی کریمؐ کی ذات گرامی سے قریب لائے، جس میں حضورؐ سے خطاب ہو صحیح معنوں میں نعت وہ ہے جس میں پیکر نبوت سے دل بستگی پائی جائے جس میں جناب رسالت مآبؐ سے صرف رسمی کی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضور ﷺ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو وہ مدح یا خطاب بالواسطہ یا بلاواسطہ شعر ہو یا غزل، یا مخمس، رباعی یا مثلث، قصیدہ یا معنوی قدر و قیمت کا دار و مدار اس کے نفس مضمون پر ہے۔" (۲)

یعنی اس کی ہیئت کے بجائے ہر شعر کا موضوع اس بات کو طے کرتا ہے کہ یہ نعت ہے۔ اس صنف نے شعری اظہار کو وقار اور اعتبار دیا اس لیے شعرا نے حقائق کے جامع اظہار کے ساتھ نبی کریمؐ کے سراپا مبارک کو بھی بیان کیا اور اس کے ساتھ ہی بعثت رسول اور غزوات و واقعات نبوی، رسول ﷺ کی صفات اور اخلاق اور شخصی حالات کو نعت کا موضوع بنایا۔ نعت نگاروں نے تاریخی حقائق کے ساتھ اخلاق نبوی کے مختلف پہلوؤں کو بھی بیان کیا تاکہ اپن کی شخصیت سے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ فرمان فتح پوری ان کے علاوہ چند اور باتوں کے بیان کو نعت کی موضوعاتی جہتوں میں تبدیلی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی زندگی اور سیرت کے توسط سے انسانی زندگی کے سارے ثقافتی، تہذیبی پہلو اور سیاسی و سماجی پہلو در آئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اردو فارسی کے بیشتر شعرا نے عموماً حضور اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک، واقعہ معراج اور معجزات ہی کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ لیکن نعت کے موضوع کا دائرہ اس سے بہت وسیع ہے۔ اس میں شامل و فضائل کے ساتھ ساتھ معمولات نبوی ﷺ، غزوات نبوی ﷺ، عبادات نبوی ﷺ، آداب مجالس نبوی ﷺ، پیغامات ﷺ اور اخلاقی نبوی ﷺ کے بے شمار پہلو شامل ہیں۔ (۳)

نعت در حقیقت حضور اکرمؐ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار ہے۔ اس میں کائناتی حقائق کا احاطہ بھی کیا جا رہا ہے اور شعر اس صنف میں اظہار کو اپنی خوش قسمتی تصور کرتے ہیں کیوں کہ اتنی بڑی ہستی کی تعریف کا اعزاز ہر کسی کو نہیں ملتا۔ خصوصاً جب اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں میں سے خاص طور پر آپ ﷺ کو منتخب کرتے ہوئے قرآن کریم میں آپ کی تعریف کی۔ اس کے بعد سے ہی شعری صورت میں مدح سرائی کا آغاز آپ کے زمانہ بعثت سے ہی ہوا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور اُن کے ساتھ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ اور

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اولین شعر ایسے جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کے بارے میں کفار مکہ کی جھوٹی گوئی کے خلاف اپنی اشعار کے ذریعے آواز بلند کی۔ ان عظیم صحابہ کرام نے اپنے کلام کو اسلام کی عظمت بیان کرنے کے لیے استعمال کیا انہوں نے، غزوات کے موقع پر سلامی لشکر کی حوصلہ افزائی اور شہداء کی بہادری کو بیان کرنے کے لیے پانے زورِ قلم سے جہاد کا کام لیا۔ یوں ان عظیم شخصیات نے اپنے قلم کی طاقت کو اسلام کی سربلندی اور نبی اکرم کی عزت و توقیر کے تحفظ اور توصیف محمد کے لیے استعمال کیا۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حُسن صورت و سیرت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ سے زیادہ حسن والا کبھی مکیری آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ اس سے قبل کوئی اتنا حسین پیدا ہوا، آئی اللہ علیہ السلام پھر عیب سے پاک اس طرح پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ ﷺ کی تمنا تھی۔: عشق رسول کے تحت اُن تمام زبانوں میں نعت نگاری کی روایت کا جائزہ لیتے ہوئے فرمان فتح پوری کے نزدیک "عربی فارسی اور اردو زبانوں کا شاید ہی کوئی مسلمان شاعر ہوں جس نے نعت کی شکل میں حضور اکرم ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار اور انسانی زندگی پر ان کے احسانات کا اعتراف نہ کیا ہو یہ الگ بات ہے کہ نعتوں کا جتنا بڑا اور قیمتی ذخیرہ عربی فارسی اور اردو میں موجود ہے کسی دوسری زبان میں نظر نہیں آتا ہے۔" (۴)

نعت گوئی محبت و عقیدت کے ساتھ ساتھ کے بہت نازک فن ہے جس میں زرہ برابر لغزش کی گنجائش نہیں نکلتی، اس میں نبی اکرم کے اوصاف کے بیان میں الوہیت و نبوت کے فرق کو اچھی طرح سمجھ کر اور اسلامی شریعت کے طے کردہ اصول و ضوابط کے دائرے میں رہ کر بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ اس میں کسی قسم کا ابہام پیدا کرنے کی گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ یہ ایک وقیع اور دقت طلبی کی متقاض صنفِ سخن ہے۔ نعت گوئی کے ان فنی پہلوؤں کے التزام کے حوالے سے ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں:

"حفظ مراتب کے ادراک کا نازک مقام نعت نگار کے لئے پہل صراط عبور کرنے کے مترادف ہے۔ شاعر نعت گوئی کے صحیح معنی تب ہی ادا کر سکتا ہے جب وہ توحید و رسالت اور الوہیت و عبوبیت کے نازک رشتوں کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔" (۵)

اس نازک بیانی اور فنی نزاکتوں کا حساس اکثر شعر اکو رہا اور انہوں نے اس کا واضح اظہار بھی کیا، کہ ایسی ہستی جسے دو عالم میں رحمت بنا کر مبعوث کیا جائے اور جس کی تعریف خود خالق کائنات کر رہا ہو اس کا مکمل تعریف کا حق کیسے ادا کیا جائے۔ محشر رسول نگری اپنے نعتیہ اشعار میں اس صنف کی باریکیوں کی جانب کچھ اس طرح سے اشارہ کیا ہے:

نظروں سے چومتا ہوں مدینے کے بام و در کرتا ہوں پھر ثنائے شہنشاہ بحر و بر
 دشور ہے یہ مرحلہ نعت کس قدر میں چل رہا ہوں تبغی برہنہ کی دھار پر
 سرمست ہوں اگرچہ فروغ نشاط سے رکھتا ہوں ایک ایک قدم احتیاط سے^(۶)
 نبی اکرم کے حضور احترام کے پہلو کو ملحوظ رکھنے کی خاطر حافظ مظہر الدین مظہر لکھتے ہیں:

اس زمین پر رات دن ہوتا ہے رحمت کا نزول
 یہ زمیں ہے بوسہ گاہ قدسیاں آہستہ چل^(۷)

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ادب و احترام کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اس لیے اس میں انتخاب الفاظ کی خاص اہمیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مدح و ثنا بیان کرتے ہوئے شعر ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جس میں اظہار میں خوش اسلوبی و شیفتگی کا پہلو نمایاں رہے اور سوئے ادب نہ ہو۔ تاہم اس میں سلاست و روانی اور صداقت کا پہلو ہمیشہ نمایاں رہتا ہے۔ اس میں قصائد کی مانند تخیل کی رنگ آمیزی کی گنجائش کیونکہ نعت خالص قلبی وابستگی کے اظہار کی ایک صورت ہے۔

نعتیہ شاعری میں موضوعاتی تنوع پایا جاتا ہے۔ مدح اس کا ایک پہلو ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کی ظاہری و باطنی جمالی اوصاف اور فضیلت بیان کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سیرت مبارکہ کے سماجی، سیاسی، تہذیبی و تمدنی، معاشی و معاشرتی پہلوؤں کو بھی بیان کیا جاتا ہے مظفر وارثی کا پہلا "باب حرم" پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ مظفر وارثی نے نعت کی ہمہ گیری میں اضافہ کیا اور اس کے حسن کو سنوارنے اور نکھارنے کی سعی کرتے رہے۔

وجود آدم سے تابہ عیسیٰ ہر اک زمانہ ہے مبتدا سا

صدی صدی جس کے عہد سے درس لے رہی ہے وہی نبی ہے^(۸)

نعت نگاری ایک خوبصورت فن ہے جس کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں، رسمی اور حقیقی۔ ایسی نعت جو محض شعری روایت کے تسلسل میں لکھی جائے مثلاً ہماری قدیم مثنویوں میں آغاز حمد و ثنا کے بعد دو چار رسمی نعتیہ اشعار سے کیا جاتا تھا۔ ان نعتوں کا مقصد حصول ثواب اور رسول اکرم سے اپنی محبتوں اور گلہائے عقیدت نچھاور کرنا تھا۔ اُسے رسمی نعت کے زمرے میں رکھا گیا جب کہ حقیقی نعت کو باقاعدہ صنف سخن کا درجہ حاصل ہے جس میں خصائل و شمائل نبوی کے بیان کے ساتھ تعلیمات نبوی کو خاص اہمیت حاصل۔ نعت کے انہی فنی لوازم کی وضاحت

کرتے ہوئے ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے لکھا کہ یہ پل صراط پر چلنے سے زیادہ مشکل کام ہے کیوں کہ یہ بہت ہوش مندی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس نزاکت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

"اس لیے اکثر شاعروں نے نعت کہنے میں بے بسی کا اظہار کیا ہے جس ہستی پر خدا خود درود بھیجتا ہے انسانی کیا مجال کہ اس کی تعریف کا احاطہ کر سکے۔" (۹)

نعت کی کوئی ایک خاص ہیئت مقرر نہیں اس طرح اس کے اسالیب میں بھی تنوع ملتا ہے۔ نعت میں نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا انداز بھی ملتا ہے۔ یہ حکم ربی بھی ہے جیسا کہ سورۃ احزاب کی آیت نمبر (۵۶) میں فرمایا گیا کہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر خوب درود و سلام بھیجو"

جس بات کی تحریک خود قرآن کریم میں ملتی ہوں پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ شعر اس سعادت سے محروم رہتے اردو شعرانے بھی اپنے کلام میں اسی روایت کو قائم رکھتے ہوئے درود و اسلام کے انداز کو اپنایا اور کثرت سے درود و اسلام لکھے:

مخزن آیات قرآن الصلوٰۃ والسلام

شان والاشان رحماں الصلوٰۃ والسلام (۱۰)

عزیز احسن نے رسول اکرم کی بارگاہ میں مدحت کے پھول یوں نچھاور کیے ہیں:

ہمیشہ مدحت خیر الانام میں گزرے

دعا ہے عمر درود و سلام میں گزرے (۱۱)

نعت کا تاریخی انداز: اس میں نبی اکرم ﷺ کی سوانح و سیرت کے واقعاتی انداز میں بیان کے ساتھ، عربوں کے معاشرتی و تمدنی حالات غزوات و فتوحات کا ذکر ملتا ہے۔ ماہر القدری کی نعت، اسیران بدر کے نام سے ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کی غزوات کے دوران شان رحمت کو موضوع بناتے ہوئے ان کی شخصیت کے اس حسن کو نمایاں کیا گیا ہے جب انہوں نے اپنے دشمنوں کو بھی دسترس حاصل کرنے کے باوجود معاف کیا۔:

غم و اندوہ اسیری سے کرا ہے قیدی مضطرب ہو گئے آہوں سے شہ ابرار

بولے جب تک نہ کھل جائیں اسیروں کے بند نیند واللہ نہ آئی گی مجھ کو زہار

سُن کے ارشاد اسیروں کو معاً کھول دیا بولے سرکار ہوا اب دلی مضطر کو قرار^(۱۲)

نعت میں استمداد اور استغاثہ کا انداز:

ایسی نعت میں شاعر اپنے مصائب و مشکلات سے نجات کے لئے بارگاہ رحمت میں اپنی التجا پیش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کی تمنا کو پورا کیا جائے۔ اردو کے بہت سے شعر انے نعت میں اس رنگ کو اختیار کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں اپنے دل کے حال بیان کئے ہیں:

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب، تیرے اکرام کا ابر سے گاکب
کب ہری ہوگی شاخی تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبی^(۱۳)

نعت کا عشقیہ انداز:

اس سے مراد وہ نعتیں ہیں جن میں عشق رسول کا والہانہ اظہار اُن کی ذات سے وابستگی اور رسول ﷺ کے روضہ م پر حاضر ہونے کی تمنا ملتی ہے۔ طاہر سلطانی کا نعتیہ مجموعہ "نعت میری زندگی" نعت کے سفر میں عقیدت و محبت کی ایک عمدہ مثال ہے۔ وہ عشق رسول ﷺ کو زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں، کیوں کہ زندگی کی سب بہاریں اُسی مبارک ہستی سے وابستگی سے قائم ہیں :

طاہر نبیؐ کا عشق میسر نہ ہو جسے

اس کی ہر اعتبار سے بیکار ہے حیات^(۱۴)

عارف عبد المتین کے نعتیہ کلام میں بھی اکرم ﷺ سے محبت کا رنگ ملتا ہے، جس میں اُن کے نقش پا پر چلنے کی آرزو بھی ہے اور عجز و انکساری کو مال و منال پر فوقیت دینے کی تربیت بھی:

مجھے نظر دے کہ دیکھ پاؤں میں تیری عظمت، کمال تیرا

میں جام جمشید توڑ ڈالوں، اٹھالوں جامِ سفال تیرا^(۱۵)

احمد ندیم قاسمی نے ان بھی بہت خوبصورت انداز میں جذبہ عشق کو بیان کیا ہے۔ اُن کے جذبہ عشق کی انفرادیت یہ ہے کہ اُنہوں نے عشق کو صلے کی تمنا سے ماوراء قرار دیا اور عشق رسول میں ڈوب جانے کو سب سے قیمتی متاع قرار دیا ہے۔

گُفر نے رات کا ماحول بنا رکھا ہے

میرے سینے میں محمد کا دیار کھا ہے

و جو مل جائے تو بے شک مجھے جنت نہ ملے

عشق کو اجر کے لالچ سے بچار کھا ہے^(۱۶)

اسی ذات سے وابستگی کی بنا پر جنم لینے والا عشق بے ثبات کائنات کی تفہیم کا ذریعہ بنتا ہے۔ اُن ہی سے معارف ہستی سیکھی جاسکتی ہے۔ جدید ذوق کے حامل شعرا نے نعت میں معاصر صورتحال کو بیان کیا، جس میں سیاسی، سماجی، مذہبی مسائل بھی شامل رہے۔ شعرا نے تعلیماتِ قرآنی، معارفِ ہستی اور آشوبِ زمانہ کے بیان سے اپنی نعتوں کو وسعت دی۔ نعت کا ایک انداز مقصدیت پر مبنی ہے۔ اس میں کسی بھی خاص دور سے متعلقہ ذاتی، معاشرتی، ملی اور آفاقی مسائل کا بیان کیا جاتا ہے۔ بیسویں صدی کے آخری عشروں اور اکیسویں صدی کے ابتدائی دو عشروں میں اردو کی نعتیہ شاعری میں سماجی مسائل انسان کی تہذیب و ثقافت اور مختلف رویوں کو نعت کا موضوع بنایا گیا۔ اس طرح کی نعتوں میں مذہبی آزادی، انسانوں کے درمیان یگانگت کے سانسلی اور جغرافیائی حد بندیوں کی مذمت بھی کی گئی۔ ان مقاصد کی بھی کئی صورتیں ہیں:

ذاتی مقاصد:

نعت کی اس قسم کے تحت شاعر اپنی محبت و عقیدت کے تحت رسول اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد ثواب اور شفاعت طلب کرتا ہے۔ اس طرح اس نعت میں براہِ راست شاعر کا اپنا خاص مقصد پیش نظر ہوتا ہے اور وہ رسول کریم سے اپنی محبت کا والہانہ اظہار کرتا ہے:

محشر میں آفتابِ قیامت کے روبرو

خورشید کو پناہ عبائے رسول ہو^(۱۷)

معاشرتی مقاصد:

نعت کی اس قسم میں شعر انبی اکرم کے تابناک ﷺ ماضی کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کے لیے بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اُسوہ رسول ﷺ کے اُن روشن پہلوؤں کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔

صاحبِ خلقِ عظیم و صاحبِ لطفِ عظیم

صاحبِ حق، صاحبِ شق القمر خیر البشر^(۱۸)

ملی مقاصد:

اس میں حضور اکرم کی سیرت طیبہ ﷺ اور تعلیمات کا بیان کر کے مسلمانوں میں موجود اختلافات کا خاتمہ کرتے ہوئے بھائی چارے کے فروغ اور اتحاد مسلمہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ شعر ایسی نعتوں میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف کریمہ کا بیان کرتے ہوئے امت کی یکجہتی کے پہلو کو نمایاں کرتے ہیں۔

تو نے اے چارہ سازِ انتیاں دھیان سب کا چشمِ نم رکھا
دکھ کسی کا ہوا اپنے دل پہ لیا تو نے ہم سے وہ ربطِ غم رکھا
تیری ہستی نے فرقِ امت پر تاجِ سرِ تاجی اُمم رکھا
ہر زمانہ ترا زمانہ ہے سب زمانوں کو یوں بہم رکھا^(۱۹)

محمدؐ عربی فخر ہر رسول و نبی

وہ جس کے فیض سے شاخِ زمانہ ہے نمناک^(۲۰)

آفاقی مقاصد:

نعت کی یہ قسم خاتم النبیین کے انسانیت کے لیے آفاقی پیغام اور عالم موجودات پر آپ ﷺ کے فیضان کے بیان کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں شعر آپ ﷺ کے اُن پیغمبران اوصاف اور واقعات و ارشادات کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں جن کا تعلق آفاقی اقدار سے ہے۔ جس کے تحت آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ ﷺ نے خیر الامم کے طور پر سب کے لیے ہدایت کا فریضہ انجام دیا۔

آقاؤہ مرا آقا، ہادی وہ مرا ہادی

وہ جس کا زمانہ ہے آفاقی و لافانی^(۲۱)

یوں موضوعاتی سطح پر اردو نعت متعدد تبدیلیوں کے بعد "جدید تر بحانات، نئے نئے علائم و رموز، تشبیہ و استعارہ، اور جذب و خیال کی جدت و ندرت نعتیہ موضوع کے سانچے میں ڈھل کر بتدریج وسعت کے سانچے سے ہمکنار ہے۔" (۲۲) اسی لیے یہ دیگر شعری اصناف کی مانند اپنے لیے نئے فکری ابعاد کی تلاش میں ہے اور اس میں مسلسل تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔

فکری وسعت کے ساتھ ہی نعت کی صنف میں ہنسی تنوع بھی ملتا ہے۔ نعت کو مثنوی، مثلث، قطعہ، رباعی، مخمس، مسدس، ترکیب بند، ترجیع بند، سانیٹ، پابند نظم اور آزاد نظم، غرض مختلف ہنیتوں میں مدحت رسول

کے پھول نچھاور کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اردو کے ابتدائی ادوار میں مثنوی کی صنف کو خاص مقام حاصل تھا اس لئے مثنوی کے انداز میں نعتیں لکھی گئیں۔ محسن کا کوری کی مثنوی "شفاعت مکرر" سے چند اشعار درج ذیل ہیں:

شفیق جہاں احمد مجتبیٰ شفیع الواریٰ خاتم الانبیاء
گر اسجدے میں باکمال ادب سپاس و ثنائے خدا زیر لب^(۲۳)

محسن کا کوری نے نعتیہ قصائد بھی لکھے۔ جن میں گلدستہ رحمت، سراپائے رسول اکرم ﷺ (۷۴) بندوں پر مشتمل مسدس کی ہیئت میں لکھا جانے والا قصیدہ، ابیات نعت، صبح تجلی، قصیدہ مدح خیر المرسلین، چراغ کعبہ (مثنوی کی ہیئت میں)، شفاعت و نجات، اور ۲۸ رباعیات بھی تحریر کیں۔ مثنوی صبح تجلی "ولادت اسالت مآب کو بیان کرتی ہے،

کعبے کی زمین نامور سے

اور عبداللہ کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا

بے پردہ و بے نقاب چمکا^(۲۴)

رباعیات نعتیہ:

رباعی کی صنف میں بھی نعت نگاری کی گئی، جس کی مثال دیکھیے:

معراج کو جس وقت چلے خیر بشر پہنچایہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آئے نور دیدہ عالم قدس اک چشم زدن میں ساتوں پردے طے کر^(۲۵)

نعتیہ قطعات:

نعت قطعہ ہیئت میں بھی لکھی گئی، عبدالکریم ثمر کا ایک نعتیہ قطعہ دیکھیے:

م۔۔۔ محمد مصطفیٰ ہیں جان عالم

ح۔۔۔ حرا سے گنبد ایوان عالم

م۔۔۔ مدینہ مظہر شان نبوت

د۔۔۔ دیار سرور ذیشان عالم^(۲۶)

نعت میں تغزل کے رنگ کو نمایاں کرنے کے لیے غزل کی ہیئت میں بھی نعت نگاری کی گئی جس کا کوئی عنوان مقرر نہیں کیا جاتا اور شاعر عشق رسول ﷺ کا اظہار غزل کے پیرائے میں کرتا ہے۔ غزل میں نعتیہ اشعار کے حوالے سے ابو الخیر کشفی نے لکھا ہے کہ "غزل بڑی کافر صنف سخن ہے ایسے صنف جو کسی مصلحت کے در پر اپنے مزاج اور اداؤں کو قربان نہیں کرتی لیکن در خیر الوریٰ پر آکر سجدہ تسلیم و رضا بجالاتی ہے" (۲۷) اس حوالے سے حفیظ صدیقی کے نعتیہ مجموعہ "لازوال"، میں شامل نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے جس میں اپنی تمام کامیابیوں کی وجہ نسبت رسول ﷺ کو قرار دیتے ہیں۔

جہاں میں میں کامراں ہوں، کامراں ہوں تیری رحمت سے

جہاں ناکام ہوں واں پر ہے اس میں میری خطا سائیں (۲۸)

نعت نے بھی دیگر اصنافِ شعر کی مانند گزرتے ہوئے وقت کے اثرات کو فکری و فنی دونوں صورتوں میں قبول کیا، بہت سے جدید نعت گو شعرا نے تکنیکی طرز پر بھی تجربات ملتے ہیں جیسا کہ جاپانی زبان سے اردو میں آنے والی نظم کی قسم ہائیکو میں نعت نگاری کے تجربات کیے گئے۔ اس حوالے سے صبیح رحمانی کی نعتیہ ہائیکو کی مثال دیکھیے:

لکھیے اُن کا نام

اُجلے موسم اُتریں گے

دل پر صبح و شام (۲۹)

انہوں نے معراجِ مصطفیٰؐ کو انسانیت کا اوج کہا ہے جس میں ایک روشنی دوسرے کی سمت رواں ہوئی۔ اُن کی آزاد نظم بعنوان "کارِ دشوار" در عصرِ حاضر کے مسائل اور انسانوں کے درمیان نفرتوں کے خاتمے کی جانب توجہ دلانے کے لیے نظم "مناجات" قابلِ غور ہے۔

منزلیں گم ہوئیں / راستے کھو گئے / تیری سیرت سے بھٹکے ہیں / محمد عربی، فخرِ ہر رسول و نبی / ایسے شہا / خود کو

پہچانا / کارِ دشوار ہے / زندگی ریت کی جیسے دیوار ہے / تیری رحمت ہمیں / پھر سے درکار ہے (۳۰)

نفرتوں کے گھنے جنگلوں میں شہا

عہدِ حاضر کا انسان محصور ہے

مشعلِ علم و اخلاق سے دُور

کتنا مجبور ہے

اے نویدِ مسیحا دعائے خلیل

روک دے نفرتوں کی جو یلغار کو

پہنچگی ایسی دیں میرے کردار کو

تیری رحمت زمانے میں مشہور ہے (نظم۔ مناجات)

رسول کریم ﷺ سے محبت و شیفتگی کے اظہار کے لیے شعرا نے مختلف عالمانہ و عارفانہ طریقے اپنائے۔ اس میں سے ایک صورت شاعری میں صنعتِ غیر منقوط کا استعمال بھی ہے۔ یہ ایک مشکل فن ہے کیوں کہ اس میں فکری تسلسل کو بیان کرنے کے لیے غیر منقوط الفاظ کا انتخاب اور بر محل استعمال کلام کو منفرد بناتا ہے۔ سید اصغر حسین راغب مراد آبادی "مدح رسول ﷺ" کے نام سے نے غیر منقوط شعری مجموعہ مرتب کیا، جس میں ۳۰ نعتیں اور ۳۰ نعتیہ رباعیات شامل ہیں۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

لحہ مرگ کا علم کس کو ہوا محو "مدح رسول" دو عالم رہا کرو^(۳۱)

سڑی احد کا محرم اولیٰ مرارِ رسولؐ

آگاہِ سدرہ عاود اسریٰ مرارِ رسولؐ

سلا دہر، حاصلِ عالم، مرادِ دل

علامِ عصر، عادل و طہ مرارِ رسولؐ^(۳۲)

گوہرِ ملیسیانی نے بھی رسول کریم ﷺ سے اپنی بے پناہ محبت کے اظہار کے لیے نعتیں لکھیں جو اس صنف سے اُن کے قلبی لگاؤ کا مظہر ہے۔ ان کے نعتیہ مجموعہ کلام میں "فیضانِ کرم" اور "رؤف و رحیم" شامل ہیں۔

وہ صحیفہ محسنِ انسانیت کو جو ملا

جادو منزل میں وہ نوعِ بشر کا نور ہے^(۳۳)

پیکرِ خاک مسافر ہے سو جانا ہے اُسے

پر دل زار مدینے سے کہاں جاتا ہے^(۳۴)

یوں اردو نعت نگاری میں فکری و فنی اعتبار سے بنیادی لوازم کا جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اکثر شعرا نے ان کو بطور خاص ملحوظ رکھا اور اپنے کلام کو اُن تمام معائب سے بچانے کی کوشش کی ہے جو اس صنف کے منافی ہے، اس لیے نعت میں ہمیں مبالغہ کے مقابل صداقت اور تخیل کی رنگ آمیزیوں کے سامنے سچائی کا

رنگ ملتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس صنف سخن نے محبت و عقیدت کی وجہ سے اپنے آغاز ہی سے ادب میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کیا ہے۔ عقیدت رسول کی وجہ سے انہوں نے رسمی طور پر بھی اپنے کلام کا آغاز حمدیہ و نعتیہ شاعری سے کیا تاکہ اللہ کی رحمتوں کا سایہ انہیں میسر آ سکے۔ اور اس کے ساتھ ہی حقیقی نعت نگاری کے لوازم کا خیال رکھتے ہوئے جہاں ذاتی، آفاقی، ورملی مقاصد کے حصول کے لیے نعتیں لکھی گئیں وہیں دیگر اصناف ادب کی مانند اس صنف نے بھی وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنا موضوعاتی دائرہ وسیع کیا اور نعت میں عصری مسائل کو بیان کرنے کی جس روایت کا آغاز الطاف حسین حالی نے کیا تھا عہد حاضر کے نعت نگار بہت مہارت سے اس میں تنوع پیدا کر رہے ہیں۔ فکرے کے علاوہ فنی اعتبار سے بھی نعت نگاروں نے فنی اعتبار سے بھی اس صنف میں وسعت پیدا کی اور دیگر زبانوں سے اردو میں داخل ہونے والی نظم کی ہئیتوں میں بھی اسے بیان کیا جا رہا ہے اور نعت نگاری اس دور میں ایک نئے تناظر میں ابھر کر سامنے آرہی ہے۔ نعت نگاری کے بنیادی لوازم کا خیال رکھا جائے تو نعت کی سلطنت میں گراں قدر اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ ڈاکٹر خورشید رضوی۔ نسبتیں، لاہور: انٹرنیشنل نعت مرکز۔ ۲۰۱۵ء، ص ۴۹
- ۲۔ ممتاز حسین، خیر البشر کے حضور میں، لاہور، ادارہ فروغ اردو، ۱۹۷۵ء، ص ۱۵
- ۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، لاہور: الو قار پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، ص ۲۲
- ۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، لاہور: آئینہ ادب، ۱۹۷۴ء، ص ۲۱
- ۵۔ ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۰ء، ص
- ۶۔ فرمان فتح پوری، اردو کی نعتیہ شاعری، لاہور: آئینہ ادب، ص ۱۰۹
- ۷۔ حافظ مظہر الدین مظہر، باب جبریل، راولپنڈی: مکتبہ حریم ادب، ۱۹۷۸ء، ص ۸۳
- ۸۔ مظفر وارثی، نور ازل، لاہور: ماورا پبلشرز، ۱۹۸۴ء، ص ۲۵
- ۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، بحوالہ، نقوش: رسول نمبر (لاہور: ادارہ فروغ اردو، جلد ۱۰، ۱۹۸۴ء)، ص ۲۵
- ۱۰۔ کلیات صبیح رحمانی۔ ص ۱۲۶
- ۱۱۔ عزیز احسن، کلیات عزیز، صبیح رحمانی، کراچی، نعت ریسرچ سنٹر، ۲۰۱۷ء، ص ۴۸۹
- ۱۲۔ ماہر القادری، کلیات ماہر القادری۔ (مرتبہ: ڈاکٹر عبدالغنی فاروق۔ کراچی، ادارہ تعمیر ادب، ص ۶۹، ۱۹۹۴ء)
- ۱۳۔ ۱۲۔ حفیظ تائب۔ صلوات علیہ وآلہ۔ لاہور: سیرت مشن پاکستان۔ ۱۹۷۸ء، ص ۳۹

- ۱۴۔ طاہر سلطانی، نعت میری زندگی، کراچی: ادارہ چمنستان، حمد و نعت، ۱۹۹۱ء، ص ۶۸
- ۱۵۔ عارف عبدالمعین، بے مثال، لاہور: خزانہ ادب، ۲۰۰۱ء، ص ۳۰
- ۱۶۔ احمد ندیم قاسمی۔ انوارِ جمال، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء، ص ۹۵
- ۱۷۔ ڈاکٹر خورشید رضوی۔ نسبتیں، لاہور: انٹرنیشنل نعت مرکز۔ ۲۰۱۵ء، ص ۷۰۔
- ۱۸۔ کلیاتِ حفیظ، ص ۱۰۷
- ۱۹۔ خورشید رضوی، دیرِ یاب، لاہور: القابلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص ۶۷۔
- ۲۱۔ خورشید رضوی۔ نسبتیں۔ ص ۴۵
- ۲۲۔ علیم ناصری، طلع البدر علیہا علیہ السلام، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ ۱۹۹۹ء۔ ص ۹۶
- ۲۳۔ راسخ عرفانی، فروغِ راسخ، فروغِ ادب، گوجرانوالہ: سنہ ندارد، ص ۱۳
- ۲۱۔ زاہد ہمایوں "معاصر اردو نعت کا موضوعاتی تنوع" مضمون "نعت رنگ، کتابی سلسلہ، شمارہ نمبر ۲۹، مرتب۔ صبحِ رحمانی، کراچی: نعت ریسرچ سینٹر اکتوبر ۲۰۱۹ء۔ ایضاً، ص ۲۷۱
- ۲۳۔ کلیاتِ نعت، محسن کا کوروی، ص ۱۸۹
- ۲۴۔ گلستہ محسن کا کوروی۔ بفرمائش، شیخ مبارک علی، لاہور، کریبی پریس، ۱۹۳۵ء۔ ص ۲۳
- ۲۵۔ محسن کا کوروی گلستہ محسن کا کوروی۔ بفرمائش، شیخ مبارک علی، لاہور، کریبی پریس، ۱۹۳۵ء۔ ص ۴۸
- ۲۶۔ عبدالکریم ثمر، شاخِ سدرہ، کراچی: اعجاز ٹریڈرز، ۱۹۷۸ء۔ ص ۲۳
- ۲۷۔ نعت اور تنقید نعت، ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر، کراچی: سیوریل، ۲۰۰۱ء۔ ص ۲۴
- ۲۸۔ - حفیظ صدیقی، لازوال، لاہور: صدیقی پبلشرز، ۱۹۹۲ء، ص ۵۴
- ۲۹۔ سید صبیح الدین رحمانی، کلیاتِ صبحِ رحمانی، ڈاکٹر شہزاد احمد، مرتب: لاہور: کتاب سرائے، ۲۰۱۹ء، ص ۲۷۱
- ۳۰۔ کلیاتِ صبحِ رحمانی۔ ص ۱۱۸
- ۳۱۔ راغب مراد آبادی۔ مدح رسول۔ کراچی: ایجوکیشنل پریس۔ ۱۹۸۳ء۔ ص ۸
- ۳۲۔ ایضاً۔ ص ۱۳۵
- ۳۳۔ گوہر ملیسانی، ارمغانِ شوق، لاہور: عرفان پبلشرز، ۲۰۱۱ء، ص ۹۶
- ۳۴۔ ڈاکٹر خورشید رضوی۔ نسبتیں، لاہور: انٹرنیشنل نعت مرکز۔ ۲۰۱۵ء، ص ۴۸